4043-اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت کی اھمیت

سوال

اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت کی کیا اھمیت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت کی بہت زیادہ اھمیت ہے جو مندرجہ ذیل نقاط سے واضح ہوتی ہے :

1- یہ کہ اللہ تبارک وتعالی اوراس کے اسماء حسنی اور صفات کا علم مطلق طور پر سب سے اعلی اوراشرف علم ہے ، کیونکہ علم کا شرف معلوم یعنی جس کا علم حاصل کیا جارہا ہے اس کے شرف سے ثابت ہوتا ہے ، اوراس علم میں جس کا علم حاصل کیا جارہا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالی اوراس کے اسماء وصفات کا علم ہے ، تو اس علم کے حصول میں مشغول ہونا اوراس کی فھم حاصل کرنا بندے کے لئے سب سے اعلی اوراشرف کام ہے ۔

اوراسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت ھی واضح طور پر بیان فرمادیا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے بیان کرنے کے اھتمام کی بنا پر ہی صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم جمیعا نے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا جس طرح کہ بعض دوسرے احکام میں اختلاف کیا ہے ۔

2- یہ کہ اللہ تعالی کی معرفت اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ اللہ تعالی کی خشیت اوراس کی محبت اختیار کی جائے ، اوردل میں اسی کا خوف رکھا جائے اور ، اوراسی سے امیدیں وابستہ کی جائیں ، اوراسی اللہ تعالی کے لئے ہی اپنے اعمال کی خالص کیا جائے ، جو کہ سعادت اورعین عبادت ہے ، اوراللہ تعالی کی معرفت اس وقت ہی حاصل ہوسکتی ہے جب اللہ تعالی کے اسماء حسنی کی معرفت حاصل ہواوران کے معانی کو سمجھا جائے ۔

3- اوراللہ تعالی کی اسماء حسنی ساتھ معرفت ایمان میں زیادتی کا باعث ہے ، شیخ عبدالرحمان بن سعدی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ کہ :

(اللہ تعالی کے اسماء حسنی پر ایمان لانا اوران کی معرفت توحید کی تینوں اقسام : توحید ربو بیت اور توحید الوھیت اور توحید اسماء وصفات کو متضمن ہے ، اوریہ اقسام ایمان کی روح اورخوشی ہے ، اورروح کا معنی دل کو غمی سے خوشی اورراحت ہے ، اوریہ ایمان کی اصل اوراس کی غایت ہے ، لھذا بندے اللہ تعالی کے اسماء حسنی اوراس کی صفات کی معرفت حاصل کرے گا اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ اوریقین قوی ہوگا) التوضیح والبیان لشجرۃ الایمان للسعدی ص 41

4- اللہ تبارک وتعالی نے مخلوق پیدا ہی اس لئے کی ہے کہ وہ اسے پہچانیں اوراس کی عبادت کریں ، اوریہی وہ چیز ہے جو کہ ان سے انتہائی مطلوب ہے ۔

اس لئے کہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

(رسولوں کی دعوت کا لب لباب اوراس کی کنجی معبود برحق کی معرفت وپہچان اس کے اسماء وصفات اورافعال کے ساتھ ہے ، اوراسی معرفت پر رسالت کی شروع سے لیکر آخر تک بنیاد اوردارومدار ہے) الصواعق المرسلۃ علی الجھمیۃ والمعطلۃ لابن قیم رحمہ اللہ (1/150-151)

توبندے کااللہ تعالی کی معرفت میں مشغول ہونااس کام میں مشغول ہونا ہے.جس کے لئے اللہ تعالی نے اسے پیدافرمایا ہے ، اوراسے ترک وضائع کرنا ایساکام ہے.جس کے لئے بندہ پیدا کیاگیا ہے اسے نہ کرنا ہے ، اورایمان کا معنی یہ نہیں کہ صرف زبان سے کہہ دیا جائے اوراس کی معرفت اور علم حاصل نہ کیا جائے ، اس لئے کہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ بندہ اپنے اس رب کوجانے اورپہچانے اوراس کی معرفت حاصل کرے.جس پر وہ ایمان لایا ہے ، اوراسے اللہ تعالی کی معرفت اسماء وصفات کے ساتھ حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہئے ، لہذااسے جتنی اللہ تعالی کی معرفت ہوگی اس کا ایمان بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا ۔

5-اللہ تعالی کے اسماء حسنی کا علم حاصل کرنا ہر معلوم کے ساتھ علم کا اصل ہے ، جیساکہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

(بیشک اللہ تعالی کے اسماء حسنی کا علم ہر معلوم چیز کے علم کی اساس اوربنیاد ہے ، لھذا یہ معلومات اس کے سوا ہے یا تواللہ تعالی کی مخلوق ہوگی یا پھر اس کا امر ، اوریا اس چیز کا علم ہوگا جس کی اللہ تعالی نے تکوین کی ہے ، اوریا اس کا علم ہوگا جواس نے مشروع کیا ہے ، اور خلق اورامر کے علم کا مصدراللہ تعالی کے اسماء حسنی ہیں ، اوریہ دونوں (خلق وامر) اسماء کے ساتھ ایسے مرتبط ہے.جس طرح کہ تقاضا کی گئی چیز کا ارتباط تقاضا کرنے والے کے ساتھ ہو، اوراسماء حسنی کا شمار ہر معلوم کے جاننے کا اصل ہے ، اس لئے کہ معلومات اس کا تقاضا ہیں اوران سے مرتبط ہیں - - -).